مارکنگ اسکیم-اردو

(Marking Scheme – Urdu)

SUMMATIVE ASSESSMENT-II

مارچ 2016

اردو (کورس-اے)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme)کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے ،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیۓ میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر نوے (90) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (D) / (C) /(B)/(A) یا (الف)/(ب)/(ج)/(د) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

Code No. 5A

مارکنگ اسکیم

اردو(کورس – اے)

کل نمبر: 90 | مقررہ وقت: 3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1	**حصہ (الف)** درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ ''ان عورتوں کے لیے جو علاقہ منتخب کیا گیا ہے وہ شہر سے چھ کوس دور تھا۔ پانچ کوس تک پکی سڑک جاتی تھی اور اس کے آگے کوس بھر کچا راستہ تھا۔ کسی زمانے میں وہاں کوئی بستی ہو گی مگر اب تو کھنڈروں کے سوا کچھ نہ رہا تھا۔ جن میں سانپوں اور چمگادڑوں کے مسکن تھے اور دن دہاڑے الو بولتے تھے۔ اس علاقے کی نواح میں کچے گھروندوں والے کئی چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے مگر کسی کا فاصلہ بھی یہاں سے دو ڈھائی میل سے کم نہ تھا۔ ان گاؤں کے بسنے والے کسان دن کے وقت کھیتی باڑی کرتے یا یوں ہی پھرتے پھراتے ادھر نکل آتے۔ ورنہ عام طور پر اس شہر خموشاں میں آدم زاد کی صورت نظر نہ آتی تھی۔ بعض اوقات روز روشن ہی میں گیدڑ اس علاقے میں پھرتے دیکھے گئے تھے۔'' (i) ان عورتوں کے لیے جس علاقے کا انتخاب کیا گیا تھا وہاں کتنے کوس کی کچی سڑک تھی؟ (الف) ایک کوس (ب) تین کوس (ج) پانچ کوس (د) چھ کوس **جواب: (الف) ایک کوس**	1

	(ii) عام طور پر اس علاقے میں کس کی صورت نظر نہیں آتی تھی؟ (الف) سانپ کی (ب) گیدڑ کی (ج) آدمی کی (د) چمگادڑ کی **جواب:(ج) آدمی کی**	1
	(iii) اس علاقے کے نواح میں کیسے گاؤں تھے؟ (الف) پکے مکانوں والے (ب) کچے گھروندوں والے (ج) نام نہاد لوگوں کے (د) الو بولنے والے **جواب:(ب) کچے گھروندوں والے**	1
	(iv) اس علاقے کے گاؤں کتنے فاصلے پر تھے؟ (الف) کم سے کم دوڈھائی میل (ب) پانچ میل (ج) چھ میل (د) ایک میل **جواب:(الف) کم سے کم دوڈھائی میل**	1
	(v) ''روز روشن''ہی میں گیدڑ اس علاقے میں پھرتے دیکھے گئے۔ یہاں روز روشن کا کیا مطلب ہے؟ (الف) رات کا اندھیرا (ب) شام کا وقت (ج) دن کا اجالا (د) صبح کا وقت **جواب:(ج) دن کا اجالا**	1 کل نمبر =5

2	درج ذیل (غیر درسی) شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب لکھیے۔ دھوپ چڑھے تارا چمکا ہے ― پتھر پر اک پھول کھلا ہے دل میں لیکن دھیان نہیں ہے ― پوجا کا کچھ گیان نہیں ہے کیسی بھولی اور سیدھی ہے ― مندر کی چھت دیکھ رہی ہے ہنسنا رونا اس کا مذہب ― اس کو پوجا سے کیا مطلب خود تو آئی ہے مندر میں ― من اس کا ہے گڑیا گھر میں (i) تارا کب چمکا ہے؟ (الف) رات کو ― (ب) دھوپ چڑھے (ج) مندر میں آنے کے بعد ― (د) شام کو **جواب: (ب) دھوپ چڑھے**	1
	(ii) اس کا مذہب کیا ہے؟ (الف) پوجا کرنا ― (ب) مندر جانا (ج) ہنسنا رونا ― (د) گڑیا کھیلنا **جواب: (ج) ہنسنا رونا**	1
	(iii) مندر میں آنے کے بعد بھی اس کا من کہاں لگا؟ (الف) پوجا میں ― (ب) چھت کو تکنے میں (ج) پتھر پر اگے پھول میں ― (د) گڑیا گھر میں **جواب: (د) گڑیا گھر میں**	1

   1 1 کل نمبر=5	(iv) وہ مندر کی چھت کیوں دیکھ رہی ہے؟ (الف) بہت خوب صورت ہے (ب) پوجا میں من نہیں لگ رہا ہے (ج) اوپر کوئی ہے (د) وہ بھولی ہے **جواب: (ب) پوجا میں من نہیں لگ رہا ہے** **نوٹ:** اگر کوئی طالب علم درست جواب کی نشان دہی کے لیے [(د) **وہ بھولی ہے**] متبادل کا انتخاب کرتا ہے تو اسے بھی نمبر دیے جائیں گے۔ (v) اسے پوجا کا گیان کیوں نہیں ہے؟ (الف) وہ بہت چھوٹی ہے (ب) اس نے سیکھا نہیں (ج) اسے سکھایا نہیں گیا (د) یہ اس کا کام نہیں ہے **جواب: (الف) وہ بہت چھوٹی ہے**	
       2 4	درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ (i) ہمارا اسکول (ii) ہندوستانی سماج (iii) ہندوستان کا تعلیمی نظام **جواب:** **(i) ہمارا اسکول** (a) تعارف و تمہید (b) نفس مضمون	3

2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
	(ii) ہندوستانی سماج	
2	(a) تعارف و تمہید	
4	(b) نفس مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
	(iii) ہندوستان کا تعلیمی نظام	
2	(a) تعارف و تمہید	
4	(b) نفس مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
کل نمبر=10		
	اپنی والدہ کو خط لکھیے اور بتایئے کہ آپ کے امتحان کی تیاری کیسی ہے۔	4
	یا	
	میونسپل کمشنر کے نام درخواست لکھ کر بتایئے کہ آپ کے علاقے میں گندگی بہت پھیلی ہوئی ہے اور صفائی کی ضرورت ہے۔	
	جواب:	
	خط	
1	(i) پتہ	
1	(ii) القاب و آداب	

3 1 1 1 3 1 کل نمبر=6	(iii) نفس مضمون (متن) (iv) اختتام **درخواست** (i) پتہ (ii) القاب وآداب (iii) نفس مضمون (متن) (iv) اختتام	
1 1 کل نمبر= 2	فعل معروف کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیے۔ **جواب:** **فعل معروف:** وہ فعل (کام) جس کا فاعل یعنی کام کرنے والا معلوم ہو اسے فعل معروف کہتے ہیں۔ **مثال:** آصف کتاب پڑھتا ہے۔ فیضان کرکٹ کھیلے گا۔	5
	درج ذیل محاوروں میں سے کسی دو کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ (i) سر آنکھوں پر بٹھانا (ii) گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا	6

	(iii) مٹی پلید ہونا	
	(iv) ہاں میں ہاں ملانا	
	جواب:	
1	(i) سر آنکھوں پر بٹھانا : عزت دینا	
1	حمید کی یہ ایک اچھی عادت ہے کہ جو بھی ان کے پاس آتا ہے وہ اس کو سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔	
1	(ii) گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا : تجربہ کا ہونا/ جگہ جگہ گھوم کے تجربہ حاصل کرنا	
1	سارا اپنی عمر سے زیادہ تجربہ رکھتی ہے یعنی اس نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا ہے۔	
1	(iii) مٹی پلید ہونا : بے عزت ہونا/ ذلیل ہونا	
1	شیام نے اپنے ماتا پتا کی مٹی پلید کر رکھی ہے۔ ان کا بالکل خیال نہیں رکھتا ہے۔	
1	(iv) ہاں میں ہاں ملانا : بے سمجھے بوجھے مان لینا/ ہاں جی ہاں جی کرنا	
1	شاہین کی یہ عادت ہے کہ وہ سب کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔ کسی سے کوئی اختلاف نہیں کرتی۔	
کل نمبر=4		

7	(i) "حسن تعلیل" کسے کہتے ہیں؟ مثال کے ساتھ لکھیے۔ (ii) درج ذیل شعر میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟ اس کی تعریف لکھیے۔ ادھر چلن ہے ادھر غم سے جوشِ رقت ہے تضاد دیدہ و دل میں ہے آگ پانی کا **جواب:** (i) **حسن تعلیل:** کلام میں کسی بات کا وہ سبب بیان کرنا جو اس کا اصل سبب نہ ہو۔ وہ حسن تعلیل کہلاتا ہے۔ **مثال:** کسی باعث دایہ طفل کو افیون دیتی ہے کہ تا ہو جائے آشنا تلخی دوراں سے **نوٹ:** طالب علم مثال کسی اور دوسرے شعر کی بھی دے سکتا ہے۔ (ii) درج ذیل شعر میں صنعت تضاد استعمال کی گئی ہے۔ **صنعت تضاد:** اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں ایسے الفاظ کا استعمال ہو جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔	2 1 1 2 **کل نمبر=6**
8	**(حصہ-ب)** درج ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ "مگر اب سوال یہ تھا کہ خودکشی کیسے کی جائے۔ زہر کھائیں تو زہر کہاں سے لائیں۔ ہم سے کسی نے کہا کہ دھتورے کے بیج زہر قاتل ہیں۔ ہم دوڑتے ہوئے جنگل میں گئے اور بیج لے آئے۔ ہم نے شام کے وقت کو اس کام کے لیے مبارک سمجھا۔ ہم "کیدار جی مندر" میں گئے۔ وہاں کے چراغ میں گھی ڈالا۔ "درشن" لیے اور کوئی سونی جگہ ڈھونڈنے لگے۔ مگر ہماری ہمت نے	

	جواب دے دیا۔ فرض کرو کہ ہم فوراًنہ مرے! اور آخر مرنے سے فائدہ ہی کیا؟ آزادی نہیں ہے تو نہ سہی۔ ایسی حالت کو کیوں نہ برداشت کریں۔ پھر بھی ہم دو تین پیچ نگل ہی گئے۔ ہم دونوں موت سے ڈر گئے اور ہم نے طے کیا کہ ''رام جی مندر'' جاکر حواس درست کریں اور خودکشی کا خیال چھوڑدیں۔''	
	(i) مندرجہ بالا اقتباس کس سبق سے ماخوذ ہے؟ (الف) بھیک (ب) آزمائش (ج) چوری اور اس کا کفارہ (د) اشتہارات ''ضرورت نہیں ہے'' کے	
1	**جواب:(ج) چوری اور اس کا کفارہ**	
	(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟ (الف) ابن انشا (ب) سید عابد حسین (ج) محمد مجیب (د) حیات اللہ انصاری	
1	**جواب:(ب) سید عابد حسین**	
	(iii) کس مندر میں خودکشی کرنے کی غرض سے گئے تھے؟ (الف) رام جی مندر (ب) ہنومان جی مندر (ج) کیدار جی مندر (د) کرشن جی مندر	
1	**جواب:(ج) کیدار جی مندر**	

	(iv) وہ لوگ جنگل سے کس چیز کے بیج لے آئے؟ (الف) زہر کا (ب) گلاب کا (ج) خودکشی کا (د) دھتورے کا **جواب:(د) دھتورے کا**	1
	(v) ان لوگوں نے کس وقت کو خودکشی کے لیے مبارک سمجھا؟ (الف) شام کے وقت کو (ب) آرتی کے وقت کو (ج) درشن کے وقت کو (د) صبح کے وقت کو **جواب: (الف) شام کے وقت کو**	1 **کل نمبر**=5
	(ب) "کسی کو ہمارے ہاتھ پلاٹ یا مکان بیچنا ہوتا ہے۔ کوئی ہمیں یہ اطلاع دیتا ہے کہ اس نے اپنے نالائق فرزند کو جائیداد سے عاق کر دیا ہے، کہیں کسی کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم ان کی فرزندی قبول کر لیں اور ذات پات، تعلیم اور تنخواہ کی شرطیں من و عن وہی رکھی جاتی ہیں جو ہم میں ہیں۔ کوئی ہمیں گھر بیٹھے لاکھوں روپے کمانے کا لالچ دیتا ہے، کوئی شارٹ ہینڈ سکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بہت سے کالج مشتاق ہیں کہ ہم ان کے یہاں داخلہ لیں اور بعضے اپنی کاریں اور ریفریجریٹر معقول قیمت پر ہماری نذر کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے ماخوذ ہے؟ (الف) بھیک	

	(ب) آزمائش (ج) چوری اور اس کا کفارہ (د) اشتہارات "ضرورت نہیں ہے" کے		
1	**جواب: (د) اشتہارات "ضرورت نہیں ہے" کے**		
	(ii) اس سبق کے مصنف کون ہیں؟ (الف) ابن انشا (ب) سید عابد حسین (ج) محمد مجیب (د) حیات اللہ انصاری		
1	**جواب: (الف) ابن انشا**		
	(iii) بعض لوگ کار کے ساتھ کون سی چیز معقول قیمت پر نذر کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں؟ (الف) پلاٹ (ب) ریفریجریٹر (ج) مکان (د) لاکھوں روپے		
1	**جواب: (ب) ریفریجریٹر**		
	(iv) اس نے اپنے فرزند کو جائیداد سے عاق کر دیا ہے۔ یہاں عاق کرنے کے کیا معنی ہیں؟ (الف) حق وراثت سے محروم کرنا (ب) جائیداد میں برابر کا حصہ دینا (ج) کسی کام کو پورا کرنا (د) فرض ادا کرنا		
1	**جواب: (الف) حق وراثت سے محروم کرنا**		

	(v) فرزندی قبول کرنے کی کون سی شرط رکھی جاتی ہے؟ (الف) لاکھوں روپے ہو (ب) جو خصوصیات ہم میں ہیں (ج) پلاٹ اور مکان ہو (د) کار اور ریفریجریٹر ہو **جواب: (ب) جو خصوصیات ہم میں ہیں**	1 **کل نمبر**=5
9	حیات اللہ انصاری کا افسانہ ''**بھیک**'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔ **یا** محمد مجیب نے ڈراما ''**آزمائش**'' میں کیا سبق دیا ہے؟ لکھیے۔ **جواب:** **'بھیک' کا خلاصہ** حیات اللہ انصاری نے اپنے افسانہ 'بھیک' میں کیلاش اور اس کے خاندان کی پہاڑی سیاحت کی کہانی سنائی ہے۔ گرمیوں سے نجات پانے کے لیے کیلاش اپنی بہنوں کے ساتھ موتی نگر کی حسین اور دلکش وادی میں پہنچتا ہے۔ جہاں اسے ایک بارہ تیرہ برس کی مظلوم سی لڑکی رجنی ملتی ہے جسے نوکری دینے کے لیے اپنی قیام گاہ (ڈاک بنگلہ) پر بلاتا ہے مگر جب وہ اپنے پانچ بھائی بہنوں کے ساتھ وہاں پہنچتی ہے تو کیلاش گھبرا جاتا ہے کہ وہ اتنے لوگوں کو کہاں اور کیسے رکھے گا۔ اس لیے اپنی خفت کو کم کرنے کے لیے وہ رجنی کو دو روپے بطور بھیک دیتا ہے۔ رجنی اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ مایوسی سے واپس ہوئی اور بازار پہنچ کر تھوڑی تھوڑی پوریاں خریدتی گئی اور بھوکے بچوں کے پیٹ کی آگ بجھائی گئی۔ اور یوں وہ دو روپے دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہوگئے۔ رجنی اور اس کے بھائی بہنوں کا قافلہ پھر اسی کوٹھری میں پہنچ گیا جہاں بھوک تھی،	4

	سردی تھی، خوف تھا۔ انھیں پھر بھوک ستانے لگی اور رجنی بچوں کو اندھیرے اور ڈر کے آغوش میں چھوڑ کر پڑوسیوں کی دیا کا امتحان کرنے نکل پڑی۔ **یا** پروفیسر محمد مجیب نے تاریخ پر مبنی کئی ڈرامے لکھے ہیں 'آزمائش' بھی ان کا ایک تاریخی ڈراما ہے جو 1857 کے دل دوز واقعات پر مبنی ہے۔ اس ڈرامے کے ذریعے پروفیسر محمد مجیب نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہمیں وطن کی آبرو اور حفاظت کے لیے مر مٹنا چاہیے۔	4 **کل نمبر=4**
10	درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) افسانہ ''**بھیک**'' میں رجنی کو ایسی کون سی خوشی حاصل ہوئی جس کی وجہ سے وہ رات بھر نہ سو سکی؟ (ii) ڈراما ''آزمائش'' میں سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر کیوں لے جانا چاہتے تھے؟ (iii) سبق ''چوری اور اس کا کفارہ'' میں گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر ان کے والد پر کیا اثر ہوا؟ (iv) ابن انشا نے اطلاع عام کے اشتہار میں کیا کہا ہے؟ **جواب:** (i) رجنی کو نوکری ملنے کی ایسی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ وہ رات بھر خوشی کے مارے نہ سو سکی۔ اس کی بار بار آنکھیں کھل جاتی۔ (ii) سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر اسے بہ حفاظت بخت خان کے پاس لے جانا چاہتے تھے۔	 2 2

	(iii) گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر ان کے والد آنسوؤں سے رونے لگے۔ اس کے بعد کچھ دیر سوچتے رہے پھر رقعہ پھاڑ کر پھینک دیا اور گاندھی جی کو نہ صرف معاف کر دیا بلکہ ان سے اور بھی زیادہ محبت کرنے لگے۔ (iv) اطلاع عام کے اشتہار میں کہا گیا ہے کہ راقم محمد دین ولد فتح دین کریانہ مرچنٹ یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہے کہ اس کا فرزند رحمت اللہ نہ نافرمان ہے، نہ اوباشوں کی صحبت میں رہتا ہے لہٰذا اسے جائداد سے عاق کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آئندہ جو صاحب اسے کوئی ادھار وغیرہ دیں گے وہ میری ذمہ داری پر دیں گے۔	2 2 کل نمبر=4
11	درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب لکھیے۔ نشانات ستم تھرا رہے ہیں حکومت کے علم تھرا رہے ہیں غلامی کے قدم تھرا رہے ہیں غلامی اب وطن سے جا رہی ہے اٹھو، وہ دیکھو آندھی آ رہی ہے (i) درج بالا شعری اقتباس کا تعلق کس صنفِ شاعری سے ہے؟ (الف) غزل (ب) نظم (ج) رباعی (د) مرثیہ **جواب: (ب) نظم** (ii) درج بالا شعری اقتباس کا شاعر کون ہے؟ (الف) کیفی اعظمی (ب) اختر شیرانی (ج) فانیؔ (د) اصغر گونڈوی **جواب: (الف) کیفی اعظمی**	1 1

	(iii) نشانات ستم کے کیا معنی ہیں؟ (الف) آزادی کے نشانات (ب) پرچم کے نشانات (ج) ظلم کے نشانات (د) بجلی کے نشانات	
1	**جواب:(ج) ظلم کے نشانات**	
	(iv) ''اٹھو، دیکھو وہ آندھی آرہی ہے'' میں ''وہ آندھی'' سے کیا مراد ہے؟ (الف) غلامی (ب) طوفان (ج) بارش (د) آزادی	
1 **کل نمبر=4**	**جواب:(د) آزادی**	
	(ب) آلام روزگار کو آساں بنا دیا جو غم ہوا اسے غم جاناں بنادیا یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا ہم اس نگاہ ناز کو سمجھے تھے نیشتر تم نے تو مسکرا کے رگ جاں بنادیا (i) درج بالا اشعار کا تعلق کس صنفِ شاعری سے ہے؟ (الف) نظم (ب) غزل (ج) رباعی (د) مرثیہ	
1	**جواب:(ب) غزل**	

1 1 1 **کل نمبر= 4**	(ii) درج بالا اشعار کے شاعر کا نام کیا ہے؟ (الف) فانیؔ (ب) کیفی اعظمی (ج) اختر شیرانی (د) اصغر گونڈوی **جواب:(د) اصغرگونڈوی** (iii) لب کشا ہونے سے کیا ہوا؟ (الف) کلیوں میں جان پڑ گئی (ب) گلستان بن گیا (ج) رگ جان بن گئی (د) غم جاناں ہو گیا **جواب:(ب) گلستان بن گیا** (iv) غم جاناں کے کیا معنی ہیں؟ (الف) وطن کا غم (ب) روزگار کا غم (ج) محبوب کا غم (د) گلستان کا غم **جواب:(ج) محبوب کا غم**	
	فراق گورکھپوری کس طرح تقدیر میں یقین رکھتے ہیں؟ ان کی رباعی کی روشنی میں تفصیل سے لکھیے۔ **یا** اپنے نصاب میں شامل نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔	12

	جواب: فراق گورکھپوری فرد کی نہیں بلکہ قوم کی تقدیر میں یقین رکھتے ہیں۔ وہ فرد کی تقدیر کے بدلے قوم کی تقدیر بنانے کی بات کر رہے ہیں اور قوم کی تقدیر اسی وقت بن سکتی ہے جب سب مل جل کر کوشش کریں۔ فراق گورکھپوری اپنی رباعی میں کہتے ہیں کہ زنجیر کا ایک حلقہ پوری زنجیر نہیں بن سکتا جب تک کہ اس حلقہ کے ساتھ بہت سے حلقے نہ جوڑے جائیں۔ اسی طرح صرف ایک نقطہ لگا دینے سے تصویر نہیں بن جاتی بلکہ تصویر بہت سے نقطوں سے مل کر بنتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص کی تقدیر یا اس کی ترقی کوئی معنی نہیں رکھتی بلکہ تقدیر تو قوموں کی ہوتی ہے مراد یہی ہے کہ فرد کی ترقی ترقی نہیں بلکہ افراد کی ترقی اور ملک کی ترقی ہی حقیقی معنوں میں ترقی کہلاتی ہے اور وہی قوم کی تقدیر ہوتی ہے۔	4
	یا ''او دیس سے آنے والے بتا!'' اختر شیرانی کی نظم ہے۔ اس نظم میں ایک غریب الوطن اپنے وطن سے آنے والے آدمی سے اپنے دیس کے حالات پوچھتا ہے کیونکہ اس کے ذہن میں مسلسل یہ خواہش رہتی ہے کہ کاش یہ بتا دے کہ اب بھی میرے دیس کا ماحول اتنا ہی خوب صورت ہے جتنا وہ چھوڑ آیا تھا۔ سب سے پہلے وہ دیس میں رہنے والے دوستوں کے حالات معلوم کرتا ہے اس کے بعد وطن کے باغات، موسم، شامیں، عبادت گاہیں، حسین اور معصوم چہرے کھنڈرات وغیرہ کے حالات معلوم کرتا ہے۔ اسی دوران یہ بھی سوال کرتا ہے کہ کیا اب بھی دیس کے لوگ مجھے اسی طرح یاد کرتے ہیں جس طرح میں انھیں یاد کرتا ہوں۔ شاعر کی یہی خواہش ہے کہ کاش یہ آدمی اسے ہاں میں جواب دے تاکہ وہ اپنے دیس کی یادیں ہمیشہ سینے میں سجا کر رکھے۔ کیونکہ یہی وہ سرمایہ ہے کہ وہ دیس سے دور رہ کر اپنی یادوں کے سہارے زندگی گزار رہا ہے۔	4 **کل نمبر= 4**

	درج ذیل سوالوں میں سے کسی دو کے جواب لکھیے۔ (i) ''کسی کے روپ میں تم بھی تو اپنے درشن دو'' یہاں شاعر کس سے کہہ رہا ہے؟ (ii) نظم ''او دیس سے آنے والے بتا!'' میں شاخوں کے حریری پردوں میں نغموں کے خزانے کون کھولتا ہے؟ (iii) نظم ''آندھی'' میں 'افق پر برق سی لہرانے' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ (iv) آپ کے نصاب میں شامل اپنی رباعیوں میں تلوک چند محروم نے کیا پیغام دیا ہے؟ **جواب:** (i) شاعر خدا سے مخاطب ہے۔ خدا سے کہہ رہا ہے۔ (ii) شاخوں کے حریری پردوں میں پپیہے نغموں کے خزانے کھولتے ہیں۔ مزے سے وہاں گاتے ہیں۔ انھیں وہاں سے کوئی اڑاتا نہیں۔ (iii) شاعر کی مراد ''آزادی کی چمک'' سے ہے جو آزادی کے آنے کی خبر دے رہی ہے۔ شاعر کہہ رہا ہے اب مستقبل روشن ہے، اب آزادی ملنے والی ہے۔ (iv) محروم صوفیانہ مزاج رکھتے ہیں۔ ان کے کلام میں عارفانہ مضامین، انسان دوستی، مذہب و اخلاق اور ہندو مسلم اتحاد کا پیغام ملتا ہے۔ انھوں نے پیغام دیا ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے ہمیں فیض حاصل کرنا چاہیے۔	13
2 2 2 2 **کل نمبر** = 4		
	(حصہ-ج) درج ذیل میں سے صرف ایک کا جواب لکھیے۔ (الف) اپنے نصاب میں شامل افسانہ ''دوشالہ'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔	14

	(ب) اشرف صبوحی نے ''مرزا چپاتی'' میں کس کا خاکہ بیان کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔ **جواب:** (الف) ''دوشالہ'' جیلانی بانو کا افسانہ ہے جس میں انھوں نے اماں جان کے اپنے دوشالے سے جذباتی لگاؤ کا بڑے دلچسپ انداز میں ذکر کیا ہے۔ پہلے ان کی گھر بھر پر حکومت تھی بعد میں دھیرے دھیرے ان کی حکومت سمٹتی گئی اور ایک وہ ایک کوٹھری تک محدود ہو کر رہ گئی۔ اس کوٹھری میں انھوں نے دنیا جہان کا کوڑا کباڑ جمع کر رکھا تھا جنھیں وہ اپنے پوتے پوتیوں کو بھی چھونے نہیں دیتی تھیں۔ اس میں ایک پشتینی دوشالہ بھی تھا جس کی اماں جان بہت زیادہ حفاظت کرتی تھیں اور اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔ مگر انھیں کیا پتہ کہ جب وہ بیمار بھتیجے کو دیکھنے گئیں تھیں تو ان کی بہو نے دوشالہ نکال کر اس کی جگہ ایک رضاعی رکھ دی تھی۔ ان کو دکھائی تو کم دیتا تھا بس وہ اسے اپنا پشتینی دوشالہ سمجھ کر اس کی حفاظت کرتی رہیں۔ (ب) اشرف صبوحی نے ''مرزا چپاتی'' میں دلی کے آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر کے بھانجے مرزا چپاتی کا خاکہ بیان کیا ہے جو اس طرح ہے، گورا رنگ، بڑی بڑی ابلتی ہوئی آنکھیں۔ لمبا قد شانوں پر سے ذرا جھکا ہوا، چوڑا شفاف ماتھا، تیموری داڑھی، چنگیزی ناک اور مغلیٔ ہاڑھ تھا۔	4 4 **کل نمبر** = 4
15	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (الف) رتن سنگھ نے اپنے افسانے میں ''من کا طوطا'' سے کیا مراد لی ہے؟ لکھیے۔ (ب) کلام حیدری نے اپنے افسانے میں زندگی کی کون سی سچائی بیان کی ہے؟ (ج) سلطان نے بابو جی سے اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھ کر تھوڑی دور چلنے کی درخواست کیوں کی؟ (د) اشرف صبوحی نے اپنے خاکہ میں لکھنؤ سے متعلق کیا بات کہی ہے لکھیے۔	

	جواب: (الف) افسانہ نگار رتن سنگھ کی ''من کا طوطا'' سے مراد دل میں اٹھنے والی تمنائیں، خواہشات ہیں۔ دل میں اٹھنے والی تمنائیں جو انسان کو اکساتی رہتی ہیں۔ انسان اپنی خواہش کی دنیا میں ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔ اسی کو مصنف نے 'من کا طوطا' کہا ہے۔	3
	(ب) اس افسانے میں کلام حیدری نے کہا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے انسان اتنا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ بھوک مٹانے کے لیے پست سے پست کام بھی کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ نہایت دیانت دار انسان بھی بھوک سے پریشان ہو کر تنگ دستی سے مجبور ہو کر بے ایمانی پر اتر جاتا ہے۔	3
	(ج) دادا جی کے مرنے کے بعد اسے اپنے سر پر ہاتھ نہ ہونے کا احساس تھا۔ اسی لیے اس نے بابو جی سے اپنے سر پر ہاتھ رکھنے کی درخواست کی تاکہ اسے دادی کی کمی کا احساس نہ ہو سکے۔	3
	(د) اشرف صبوحی نے اپنے خاکہ میں لکھنؤ کی پتنگ بازی اور وہاں کے مشہور پتنگ باز میر کنکیا جو واجد علی شاہ کے شاہی پتنگ باز تھے کا حلیہ بیان کیا ہے۔	3 **کل نمبر** = 6
16	درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے۔ (الف) غزل (ب) خاکہ (ج) مضمون **جواب:** **غزل** عام طور پر غزل سے شاعری کی وہ صنف مراد لی جاتی ہے جس میں عورتوں یا محبوب سے باتیں کی جائیں گویا کہ بنیادی طور پر غزل کی شاعری عشقیہ شاعری ہے۔ آج کل غزل میں عشقیہ	4

	شاعری کے ساتھ دوسرے مضامین بھی داخل ہو گئے ہیں اور اس میں مضامین کی کوئی قید بھی نہیں ہوتی۔ عام طور پر اس میں پانچ یا سات اشعار ہوتے ہیں لیکن کئی غزلوں میں اس سے زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔ میر تقی میرؔ، غالبؔ، اقبالؔ، جوشؔ، فیضؔ وغیرہ اردو کے اہم شاعر ہیں۔	
4	**خاکہ** خاکہ سے مراد ایک ایسی نثری تحریر ہے جس میں کسی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ خاکہ نگاری سوانح نگاری سے مختلف ہے۔ اس میں سوانح حیات کی طرح واقعات ترتیب وار نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی تمام واقعات کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ بلکہ خاکہ نگار ایسی شخصیت کا خاکہ لکھتا ہے جس سے وہ کسی نہ کسی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے خاکہ میں شخصیت کی خوبی اور خامیوں کے بیان میں دشمنی و انا کا پہلو نہیں آنا چاہیے بلکہ خامیوں کے بیان میں بھی اپنائیت کا احساس ہونا چاہیے۔	
4	**مضمون** کسی بھی موضوع یا مسئلے پر معلومات یا تجرباتی تحریر کو مضمون کہتے ہیں۔ مضمون میں علمیت اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ موضوعات کے لحاظ سے مضمون کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ادبی موضوعات کی نوعیت تنقیدی، تحقیقی اور لسانی ہوتی ہے اور غیر ادبی میں مذہب، فلسفہ، سوانح، سیاست، تجارت، ماحولیات، صحت، قانون، سائنس و ٹیکنالوجی وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایک اچھے مضمون میں موضوع یا مسئلے کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ اس کے تمام پہلو زیر بحث آجائیں۔ اردو میں مضمون نگاری انگریزی زبان کے زیر اثر شروع ہوئی۔ اردو میں اخباروں اور رسالوں کے ذریعے اس کا فروغ ہوا جس کا باقاعدہ آغاز سرسید اور ان کے رفقا کے ہاتھوں ہوا۔ مضمون	

کل نمبر= 4	نگاری کی یہ روایت روز بہ روز پروان چڑھتی گئی اور موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں اس صنف کے امکانات تابناک نظر آتے ہیں۔ شبلی، شرر، افادی، رشید احمد صدیقی، مولوی عبدالحق، مولانا آزاد، خواجہ حسن نظامی وغیرہ اہم مضمون نگار ہیں۔	
4 4 کل نمبر= 4	اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات کا تعارف کرائیے۔ **یا** اردو زبان کی ابتدا کہاں اور کس زمانے میں ہوئی؟ مختصر جواب لکھیے۔ **جواب:** اردو زبان کے آغاز سے متعلق درج ذیل معروف نظریات ہیں۔ 1۔ محمد حسین آزاد برج بھاشا کو اردو کی ماں قرار دیتے ہیں۔ 2۔ جمیل جالبی اردو کا سلسلہ پالی سے جوڑتے ہیں۔ 3۔ حافظ محمد شیرانی کا دعویٰ ہے کہ اردو کا آغاز پنجاب سے ہوتا ہے۔ 4۔ سید سلیمان ندوی سندھ سے اردو کا آغاز قرار دیتے ہیں۔ 5۔ نصیرالدین ہاشمی دکن سے اردو کی پیدائش بتاتے ہیں۔ 6۔ مسعود حسین خاں دلی اور اس کے اطراف کو اردو کی جائے پیدائش مانتے ہیں۔ **یا** مسعود حسین خاں کا نظریہ کہ دلی اور اس کے اطراف میں اردو کا آغاز ہوتا ہے، زیادہ قابل قبول نظریہ ہے یعنی بارھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کے فتح دہلی کے بعد کا وہ زمانہ جب دہلی اور اس کے گرد و نواح میں مقامی بولیوں یا مخصوص کھڑی بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے الفاظ بہ کثرت داخل ہونے لگے۔	17